بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

غلام مسیح الزماں یعنی مثیل مبارک احمد

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَاتَبَیَّنَ لَہُ الۡھُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا۔(النساء۔۱۱۶)
اور جو شخص ہدایت کے پوری طرح کھل جانے کے بعد رسول سے اِختلاف ہی کرتا چلا جائے اور مومنوں کے طریق کے سوا (کسی اور طریق) پر چلے گا ہم اُسے اُسی چیز کے پیچھے لگا دیں گے جس کے پیچھے وہ پڑا ہوا ہے اور اُسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بیان فرمودہ دو نشانوں سے متعلق پیشگوئیاں اپنے اپنے اصل کی بجائے اپنے اپنے مثیلوں میں پوری ہوئی ہیں۔ مثلاً موعود لڑکا سے متعلق الہامی پیشگوئی کے مصداق بشیر احمد اوّل تھے لیکن وہ چھوٹی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی وفات پر لوگوں کے شور مچانے اور بے جا باتیں کرنے پر جب اللہ تعالیٰ کے نبی کو غم لاحق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت عطا فرمائی کہ وہ یہ لڑکا تجھے واپس دیں گے یعنی اس کا مثیل عطا فرمائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اِنَّ لِیۡ کَانَ اِبۡنًا صَغِیۡرًا وَّ کَانَ اسۡمُہٗ بَشِیۡرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیۡ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔ وَاللّٰہُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰثَرُوۡا سُبُلَ التَّقۡوٰی وَالۡاِرۡتِیَاعِ فَاُلۡھِمۡتُ مِنۡ رَّبِّیۡ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیۡکَ تَفَضُّلًا عَلَیۡکَ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ بحوالہ سِرّ الخلافۃ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ۱۸۹۴ء) ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت اِلٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہوا ُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اِس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اِلہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اُس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

مزید آپؑ فرماتے ہیں۔

(الف) ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ ۱۳۱)

(ب) ''ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ۔

ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا

یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ)

چنانچہ اسی بشارت کے مطابق پھر مثیل بشیر احمد اوّل یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پیدا ہوئے اور اس طرح ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' سے متعلق الہامی پیشگوئی کے مصداق بنے۔ میں یہاں پر اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۴ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق قطعی طور پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ یہ لڑکا مصلح موعود ہے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

''باقی اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ لڑکے کی پیشگوئی کی نسبت خدا تعالی نے دو لڑکے عطا کیے جن میں سے ایک قریباً سات برس کا ہے لیکن اگر ہم نے کوئی الہام سنایا تھا کہ پہلی دفعہ ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا تو وہ الہام پیش کرنا چاہیے ورنہ لعنت اللہ علے الکاذبین۔ یہ سچ ہے کہ ۸۔ اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہوگیا ہم نے اس لڑکے کا نام **مولود موعود** نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

جہاں تک دوسرے نشان یعنی ''زکی غلام'' کا تعلق ہے تو اس سے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے اُسکی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ ''اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' حضورؑ نے غلام مسیح الزماں کی اس علامت سے متعلق فرمایا کہ ''اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے'' لیکن ۱۸۸۳ء میں حضورؑ کو اس علامت سے ملتا جلتا الہام ہوا تھا۔ جیسا کہ آپ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۴ پر فرماتے ہیں۔ ''**تین کو چار کرنے والا مبارک**''

حضورؑ نے اس الہام کی یہ تشریح فرمائی کہ اللہ تعالیٰ دوسری بیوی یعنی اُم المومنین حضرت نصرت جہاں بیگمؓ سے مجھے چار لڑکے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا۔ پھر جب چوتھا لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام بطور تفاؤل مبارک احمد رکھا بھی تھا۔ مبارک احمد کی پیدائش پر حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں۔

(۱) ''اور میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے۔ اسکی نسبت پیشگوئی اِشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

(۲) ''دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی۔ ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنے یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہوگیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کیے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا، اب دیکھو یہ کسقدر بزرگ نشان ہے؟''
(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

(۳) ''سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہوگیا۔ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کیساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اِسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔ اِسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنے بدھ۔ یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۳)

ان حوالہ جات سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کی الہامی پیشگوئی (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) کو بڑے واضح طور پر اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد پر چسپاں کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر میں ہی مبارک احمد کو اپنے پاس بلا لیا اور اِسکی وفات کے بعد حضورؑ کو اِسکے مثیل کی بشارت دے دی جیسا کہ درج ذیل اکتوبر ۱۹۰۷ء کے اِلہام سے ظاہر ہے۔

اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ''(۵) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْم (۶) یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

اس طرح ''غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' سے متعلق الہامی پیشگوئی مبارک احمد سے آگے اُسکے مثیل کی طرف منتقل ہوگئی۔ اور اس کا مزید ثبوت حضورؑ کی ایک رؤیا بھی ہے۔

ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵، بحوالہ تذکرہ ۶۱۸)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو مبارک احمد کے بدلے ایک اور فرزند دیا گیا جو کہ دراصل آپکا روحانی فرزند ہے اور غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) سے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا وہی مصداق ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے اس الہامی پیشگوئی کا مجھ پر انکشاف فرمایا ہے اور حضورؑ کی موعود غلامی کی نوید بخشی ہے۔ اور صرف خالی نوید ہی نہیں بلکہ اس کا قطعی ثبوت بھی بخشا ہے۔ اب لوگوں کو چاہیے کہ خلیفۃ المسیح الثانی کے غلط فہمی پر مبنی دعویٰ کو سچا بنانے کیلئے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے سچے دعویٰ کو نہ جھٹلائیں۔ اب حضرت بانئے جماعت کا موعود روحانی فرزند جو کہ اپنی علامتوں کیساتھ آپ کے سامنے آ گیا ہے اُس کو قبول کر لینے میں ہی آپ سب کی بھلائی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ روشنی اور اندھیرا اکھٹا نہیں ہو سکتے۔ ان کا یہ مطلب ہے کہ اگر خلیفۃ المسیح الثانی سچے تھے (یعنی موعود لڑکا تھے) تو پھر وہ جھوٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ لیکن میری عرض ہے کہ روشنی اور اندھیرے کی یہ منطق کسی پیشگوئی کے سلسلے میں نہیں چل سکتی۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں بعض اوقات روشنی اور اندھیرا دونوں اکھٹے کر دیئے جاتے ہیں۔ پہلے بھی میں نے اِسکی مثال دی ہے۔ اب دوبارہ دیتا ہوں۔ حضرت مسیح ناصریؑ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے اور یہ روشنی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کیلئے اِستعارہ کے طور پر ''باپ'' کا لفظ استعمال کیا۔ اور اس طرح آپکے بعد آپکے متعلق آہستہ آہستہ نعوذ باللہ ابن اللہ کا جھوٹا عقیدہ بن گیا جو کہ اندھیرا تھا۔ مسلمانوں میں بھی آہستہ آہستہ یہ غلط عقیدہ پیدا ہوگیا کہ آپؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھا لیے گئے ہیں۔ اگرچہ آپؑ سچے نبی تھے لیکن اسکے باوجود یہاں پر روشنی اور اندھیرا اکھٹے ہوگئے۔ لیکن اس اندھیرے کے ذمہ دار حضرت مسیح ناصریؑ نہیں تھے کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں قطعاً یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ وہ حقیقی طور پر ابن اللہ ہیں۔ بلکہ یہ مغالطہ بعد کے لوگوں کا پیدا کردہ تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے وقت میں یہ ثابت کیا کہ وہ ابن اللہ نہیں تھے اور یہ بھی کہ وہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ اس طرح حضرت مرزا صاحبؑ نے ان اندھیروں (ابن اللہ ہونا اور زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا) کو اِن کے پاک وجود سے دور کر دیا اور پیچھے خالص روشنی یعنی آپکی نبوت رہ گئی۔

جناب خلیفۃ المسیح الثانی کے دعویٰ مصلح موعود کیساتھ بھی یہی ہوا کہ روشنی اور اندھیرا دونوں اکھٹے ہوگئے یا کیے گئے لیکن ایک فرق کیساتھ۔ فرق یہ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں

روشنی کے ساتھ اندھیرا اکٹھا ہونے میں آپؑ ذمہ دار نہیں تھے۔ آپکے بعد آپکے پیروکاروں کا یہ کارنامہ تھا ۔لیکن خلیفۃ المسیح الثانی کے معاملہ میں روشنی کیساتھ اندھیرا اکٹھا کرنے میں آپ خود ذمہ دار ہیں۔ آپ نے بذات خود یہ کارنامہ خود سرانجام دیا کیونکہ آپ نے قسم کھا کر مصلح موعود (غلام مسیح الزماں) ہونے کا دعویٰ کیا جو کہ غلط تھا۔ آپکی ذات میں موعود لڑکا ہونے کا امکان تھا اور یہ روشنی تھی۔ آپ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نہیں تھے اور یہ اندھیرا ہے جسے آپ سے دور کرنا ضروری تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں محمدی مریم کے زکی غلام کو ظاہر فرما کر اِس اندھیرے کو دور فرما دیا ہے اور اب باقی صرف (موعود لڑکے کا امکان) یعنی روشنی رہ گئی۔ واضح ہو کہ بعض اوقات غلط عقائد بت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے بارے میں بعض غلط عقائد (یعنی آپؑ کا ابن اللہ ہونا اور آپؑ کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھالیا جانا) بت کی شکل اختیار کر گئے اور ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ان بتوں کو توڑا۔ جماعت احمدیہ میں خلیفۃ المسیح الثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو بھی ایک بت بنایا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بت کو بھی پاش پاش کرتا۔ اب یہ بت ٹوٹ چکا ہے اور آپ اب تک اس ٹوٹے ہوئے بت کو اٹھائے پھر رہے ہیں۔

میری کیل کے احباب سے درخواست ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے سترہ (۱۷) سال آپ کے ساتھ گزارے ہیں۔ سترہ سال ایک لمبا عرصہ ہے۔ آپ میرے کردار اور گفتار سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں عادی جھوٹا ہوں یا سچ بولنے والا ہوں۔ آج جب میں نے اپنے موعود غلام مسیح الزماں ہونے کا اعلان کیا ہے تو آپ غیض و غضب سے بھر گئے۔ میں نے اپنی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت واضح اور صاف ہے۔ میں نے کسی اجنبی زبان میں بات نہیں کی بلکہ آپکی اور میری زبان ایک ہی ہے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دلیل کیساتھ لکھا ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ اِسی اِلہامی، علمی اور قطعی دلیل پر مشتمل ہے۔ کتاب کا یہ حصہ انگریزی میں تھا۔ میں نے آپ لوگوں کیلئے اس کا اردو ترجمہ کیا تا کہ آپکو سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اب ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کی طرح آپکو اس معاملہ میں کیا شک ہے؟ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یہ معاملہ غفار اور نظام جماعت کا ہے تو وہ غلطی پر ہے۔ جو شخص بھی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لایا تو وہ اِس الہامی پیشگوئی پر بھی ایمان لایا۔ یہ الہامی پیشگوئی دراصل ان لوگوں کا امتحان ہے جو حضرت بانئے جماعت پر ایمان لائے ہیں کہ آیا وہ اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں یا کہ جھوٹے۔ آج اگر کوئی احمدی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اور الہامی پیشگوئی کی موعود نشانیوں کیساتھ آپ سب لوگوں کے سامنے کھڑا ہے تو آپ اس کا انکار کر کے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر اپنے دعویٰ ایمان میں سچے کیسے ثابت ہو سکتے ہیں؟ آپ کو یا تو دعویٰ غلام مسیح الزماں کی دلیل کو دلیل کیساتھ جھٹلانا ہوگا یا پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی خاطر آپکے غلام کو بھی قبول کرنا ہوگا ۔ جس طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اِنکار آنحضرت ﷺ کا انکار تھا ویسے ہی آج غلام مسیح الزماں کا اِنکار بھی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا انکار ہے ۔ اگر ایک پیشگوئی کے ایک سے زیادہ مدعی ہوں تو ہر احمدی کا حق ہے کہ وہ ان دعاوی کو پرکھے۔ جو دعویٰ دلیل کے ساتھ ہو اس کو قبول کرلے اور جس دعویٰ کی دلیل نہ ہو یا جس دعویٰ کی دلیل محض عقیدت ہو اُسے ردّ کر دیا جائے (مثلاً۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کا حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ وہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ کسی نے نہ اُنہیں آسمان پر چڑھتے نہیں دیکھا ہے اور نہ اس عقیدہ کیلئے کوئی عقلی اور نقلی دلیل ہے۔ حیات مسیح ابن ناصری کے باطل عقیدے کی بنیاد محض عقیدت پر ہے۔ اس مظلوم اور معصوم اِنسان کیساتھ جو ظلم یہودیوں نے کیا تھا۔ اس ظلم کی وجہ سے ان کیساتھ لوگوں کو محبت اور عقیدت پیدا ہوگئی اور پھر اسی عقیدت اور محبت کے جوش میں اِنہیں نعوذ باللہ ابن اللہ بھی بنایا گیا اور مادی جسم کیساتھ اِنہیں زندہ آسمان پر بھی چڑھا دیا گیا)۔

یہ بھی یاد رہے کہ دلیل سے مراد وہ ثبوت یا نشانی ہے جس کا الہامی پیشگوئی میں ذکر ہے نہ کہ اپنے خود ساختہ دلائل۔ اگر میں آپکے خیال میں کسی غلط فہمی میں مبتلا ہوں تو آپ مجھے اس غلط فہمی سے نکالیے۔ کسی بھٹکے ہوئے کو سیدھی راہ دکھانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اگر آج بھی کوئی انسان مجھے سمجھانا چاہے تو میرے گھر کا دروازہ اس کیلئے ہر وقت کھلا ہے۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ میں عجیب غلطی خوردہ ہوں، جس کو کوئی سمجھانے والا ہی نہیں۔ اللہ آپکو خوش رکھے اور میری دعائیں آپکے ساتھ ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو نہ صرف اکفر کا خطاب دیا گیا بلکہ دائرہ اسلام سے بھی خارج کیا گیا۔ جماعتوں سے خارج کرنا، سماجی بائیکاٹ کرنا اور مقاطعہ وغیرہ کرنا یہ سب کفار کے حربے ہیں۔ اللہ کے بندوں کو ایسے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ دلائل سے مسلح ہوتے ہیں۔ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام رقم طراز ہیں۔

''یوں تو ظاہر ہے کہ آجکل بباعث ایک تعصبی آگ کے بھڑکنے کے جو آریوں کو پیروں سے لے کر دماغ تک جلا رہی ہے ایسی اس قوم کی یک دفعہ حالت بدل گئی ہے کہ اگر کسی قدر شریف آدمی بھی ان میں ہیں تو وہ بھی کھڑ پنچوں کے شور وغوغا کے خوف سے دبے بیٹھے ہیں کیونکہ ایمانی قوت تو رکھتے ہی نہیں کہ تا ان بک بک کرنے والوں کی لعن طعن کی کچھ پرواہ نہ رکھیں بلکہ ایک ہی دھمکی سے مثلاً اسی قدر کہنے سے کہ برادری سے نکالے جاؤ گے لڑکے لڑکیاں بیاہی نہیں جائیں گی۔ رشتے ناطے سب چھوٹ جائیں گے۔ لالہ صاحبوں کے رنگ زرد اور بدن پر لرزہ شروع ہو جاتا ہے۔'' (شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

وہ جماعت جس کی بنیاد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے رکھی تھی کیا آج وہ ہمرنگ آریہ سماج نہیں بنادی گئی؟ افراد جماعت احمدیہ کی اکثریت کیا آج ہمرنگ آریہ نہیں ہوگئی؟ یاد رکھیں! انبیاء اور اُنکے پیروکاروں کا طرز عمل اور اُنکے مخالفین کا طرز عمل ہمیشہ ہر دور میں ایک جیسا رہا ہے۔ خواہ یہ زمانہ حضرت ابراہیمؑ کا تھا، خواہ حضرت موسیٰؑ کا۔ خواہ حضرت عیسیٰؑ

کا تھا،خواہ حضرت محمدﷺ کا۔خواہ حضرت مسیح موعودؑ کا تھا،خواہ آپ کے غلام کا ہے۔ہر دور میں صادقوں نے ہمیشہ صبر دکھایا،دلائل کیساتھ بات کی اور امن و آشتی کا پیغام دیا۔لیکن اُنکے مخالفین نے ہمیشہ اُنکا سماجی مقاطعہ کیا اور ان کو اپنے سماج،جماعت اور عبادت گاہوں سے خارج کیا۔اللہ تعالیٰ کے بندے لوگوں کا سماجی مقاطع نہیں کیا کرتے بلکہ خود ان کا سماجی مقاطعہ ہوا کرتا ہے۔آپ خوب جانتے ہیں کہ کس نے کس کیساتھ کیا سلوک کیا؟ شعب ابی طالب میں کس نے کس کو تین سال تک محصور کیے رکھا۔؟ کس نے کس کا سماجی مقاطعہ کیا؟ آج سماجی مقاطعہ کا یزیدی حربہ استعمال کر کے آپ بھی کیل کو دوسرا کربلا بنا رہے ہیں۔یقیناً قیامت کے دن آپ سے بھی باز پرس ہوگی۔آپ کیا جواب دیں گے۔؟

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے ۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۲۳۔جنوری ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆